

صبر و استقامت سے کام کرے، لیکن اس کے لیے یہ زیبا نہیں کہ سب کچھ اپنی صلاحیت اور کارکردگی کا نتیجہ قرار دے دے۔ اس کا فرمائے حقیقی کو بھولنا نہ چاہیے، جو دنیا کے تمام کاموں کا کفیل، سب کی پناہ گاہ اور سب کے لیے ذریعہ کامیابی ہے۔

۲۔ لغات : بزم قدح : شراب نوشی کی محفل۔  
رنگ : خوشی، خوشحالی۔

صیدِ زدامِ جستمہ : وہ شکار، جو جال میں پھنس کر نکل گیا ہو۔  
دامِ گاہ : وہ مقام، جہاں شکار کے لیے جال بچھا ہوا ہو۔ یہاں اشارہ ہے۔ "بزمِ قدح" کی طرف۔

تشریح :۔ شراب نوشی کی محفل عام تصور کے مطابق عیش و عشرت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھی جاتی ہے، لیکن شاعر کہتا ہے کہ اس محفل سے بھی عیش کی تمنا نہ رکھنی چاہیے، کیونکہ اس کی خوشی، شادمانی اور خوشحالی ایک ایسا شکار ہے، جو اس شکار گاہ کے جال میں پھنس کر نکل چکا ہے۔

جو شکار جال میں پھنس کر نکل جائے، وہ پھر آسانی سے نہیں پھنس سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں شراب نوشی کی محفل عیش و عشرت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھی جاتی ہے، لیکن حقیقت کے اعتبار سے یہ عیش بھی حد درجہ عارضی اور بکجیت ہے۔ شعر میں "رنگ" کا لفظ لانے سے ایک مقصود تو یہ ہے کہ عیش اور بزم

شراب سے اسے خاص مناسبت ہے، دوسرے ایک پہلو یہ بھی نکلتا ہے کہ شراب پی کر چہرے پر جو رونق و رنگینی عسی نمودار ہوتی ہے، وہ بھی عارضی ہی ہوتی ہے۔

۳۔ تشریح :۔ میں نے اتنے گناہ کیے ہیں کہ شرم و ندامت کے باعث ان کے لیے عذر پیش کرنے کی بھی سہت نہیں رکھتا اگر خدا کی رحمت گناہ کے لیے عذر پیش کرنے کے بجائے اسی شرم و ندامت کو قبول فرمائے تو کچھ عجیب بات نہ ہوگی۔